جہنم کے مسافر

عرفان محمود برق (سابق قادیانی)

یہ اس دور کی بات ہے کہ جب میں قادیانیت کے شجرِ خبیثہ سے وابستہ تھا۔ جمعہ کے روز قادیانی اپنے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد آنجہانی جہنم مکانی کا خطبہ جمعہ اپنی عبادت گاہوں میں ڈش انٹینے کے ذریعے لائیو دیکھنے کا بڑی شدّ ومد سے اہتمام کرتے، بلکہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو بھی بہلا پھسلا کر اپنی عبادت گاہوں میں لے جاتے اور ان کے کانوں اور آنکھوں کے ذریعے دماغ تک اس کفریہ لیکچر کی غلاظت انڈیل دیتے۔

جمعہ کا روز ان کے لیے عید کا دن ہوتا کہ اس دن ٹیلی ویژن کے ذریعے ان کی ملاقات ان کے بڑے گرو مرزا طاہر سے ہونی ہوتی ہے۔ ہفتے کے سات دنوں میں اگر کسی مجاہدِ ختم نبوت کی تبلیغ سے کسی قادیانی کے دل ودماغ کی گرہیں کھلنا شروع ہوتیں تو اس شیطانی لیکچر سے وہ دوبارہ اپنی جگہ پر واپس آجاتیں اور وہ اپنے کفر پر پھر سے ڈٹ جاتا، یہی وجہ تھی کہ جمعہ کے روز ہر خاص وعام قادیانی کو ان کے علاقے کا صدر پیار سے یا پھر ہانک کر ان کے عبادت خانے لے آتا۔

یہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ جمعہ کے روز مرزا طاہر کا کفریہ لیکچر ان کی عبادت گاہ (سلطان پورہ لاہور) میں قادیانی سننے میں منہمک تھے۔ نمازِ عصر قضا ہونے کے قریب تھی (یہاں یہ بات یاد رہے کہ قادیانی صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے نماز پڑھتے ہیں) اتنے میں ایک قادیانی کی رگ پھڑکی اور وہ کھڑا ہو کر کہنے لگا: ''نماز کا وقت جا رہا ہے، ابھی TV بند کر دو پہلے نماز پڑھو۔'' باقی قادیانی اس کی بات سن کر ایسے گھورنے لگے اور بڑبڑانے لگے جیسے رات کے وقت کسی کتے کی نگاہ کسی بلی پر پڑ جائے۔ اس عبادت خانے کا ایک مربی اسے سختی سے کہنے لگا کہ ''حضور کا خطبہ نماز سے بھی زیادہ اہم ہے، آپ کی ذاتِ اقدس نماز سے بڑھ کر ہے۔ تم پر کسی غیر احمدی (مسلمان) کا اثر ہو گیا ہے کہ تم نے حضور (مرزا طاہر احمد) کی شان میں گستاخی کی جسارت کی ہے۔'' (نعوذ باللہ)

قادیانی مربی کی یہ بات سن کر وہ قادیانی بھیگی بلی بن کر فوراً نیچے بیٹھ گیا...... اور پھر ایسا روٹین میں ہونے لگا۔

یہ حقیقت ہے کہ جہنم کے مسافر قادیانیوں کی عقل وخرد کو اندھی عقیدت کی چھُری نے ذبح کر دیا ہے، ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو چکی ہے۔ ان کی ڈکشنری میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ ان کا رب اور ان کا رسول صرف مرزا قادیانی کذاب اور اس کے خلیفے ہیں۔ ان کے خلاف یہ نہ سوچ سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں اور اگر کوئی تھوڑا سا بھی سوچ اور سمجھ لے تو قادیانیت پر چار حرف بھیجنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں، لیکن سمجھنے والا طبقہ بہت ہی کم ہے۔ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جن کے دل ودماغ پر بڑے بڑے شیطانی قفل لگ چکے ہیں اور ان قفل کی چابیاں کسی گہرے سمندر میں غرق ہو چکی ہیں۔ میں نے اپنی تصنیف ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے

کٹہرے میں'' اندھی عقیدت کا ایسا ہی ایک واقعہ درج کیا ہے جو یہاں پیش خدمت ہے۔

بے ہودگی کی انتہا

ایک دفعہ میرا ایک رشتے کا مرزائی کزن جو کراچی سے لاہور اپنے ماموں یعنی میرے باپ سے ملنے آیا تھا، خوامخواہ میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اور شعر وشاعری پر گفتگو شروع کر دی۔ اس نے مجھے کوئی شعر سنایا تو جواباً میں نے بھی اسے ایک شعر سنا ڈالا وہ شعر یہ تھا

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

شعر سن کر اس نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا اور کہنے لگا عرفان صاحب! یہ شعر کہیں آپ کا تو نہیں۔ میں نے کہا نہیں بھئی یہ شعر میرا نہیں بلکہ کسی اور کا ہے۔ پھر کہنے لگا یہ کسی بے وقوف کا شعر ہے اس کی واقعی مت ماری گئی ہے، بھلا کوئی اپنے آپ کو انسانوں کی جائے نفرت یعنی شرم بھی کہتا ہے، اُف! بے ہودگی کی انتہا کر دی۔

میں نے کہا ہوسکتا ہے یہ شعر اُس کہنے والے نے نہایت عاجزی سے کہا ہو۔ جواباً کہنے لگا عرفان صاحب! آپ بھی کتنی جاہلوں والی باتیں کرتے ہیں۔ یہ کیسی عاجزی ہے کہ کوئی خود کو انسانوں کی جائے نفرت یعنی شرم گاہ کہنا شروع کر دے۔ میں اس کے منہ سے یہی سننا چاہتا تھا اور جھٹ سے اٹھ کر میں نے اس کے سامنے مرزا قادیانی کا شعری مجموعہ ''درثمین'' کھول کر رکھ دیا جس میں مرزا قادیانی کا یہی شعر لکھا ہوا تھا۔

اس نے جیسے ہی دیکھا کہ یہ شعر کسی اور کا نہیں بلکہ اس کے حضرت جی مرزا قادیانی کا اپنا ہے تو فوراً اس کا رنگ زرد پڑ گیا اور لگا اپنے کانوں کو ہاتھ لگانے اور توبہ استغفار کرنے کہ اس نے اپنی زبان سے اپنے حضرت صاحب کے متعلق کیا کیا کہہ دیا ہے۔ اس موقع پر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے سر سے مرزائیت کی اندھی تقلید کی ٹوکری اتار کر اس میں سے انگریز کا زہریلا سانپ مرزا قادیانی نکالا جاتا اور عقل وخرد اور انصاف کے پتھر سے اس کا سر کچل دیا جاتا لیکن صد افسوس کہ توبہ اس بات پر کی جا رہی ہے کہ اپنے گرو کو غلط ہونے کے باوجود غیر دانستہ طور پر غلط کیوں کہہ دیا۔

ان عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

اندھی عقیدت کا اندھیرا صرف قادیانیوں کے چھوٹے طبقے تک ہی محدود نہیں بلکہ بڑے طبقے کے دماغوں پر بھی اس کا بری طرح قبضہ ہے، ان کی تربیت میں یہ بات سختی سے شامل کی جاتی ہے کہ کبھی بھی بڑی سے بڑی کفریہ، ملحدانہ، غیر شرعی، غیر اصولی، غیر عقلی، احمقانہ بات مرزا قادیانی یا اس کے خلیفوں میں پائی جائے تو کسی بھی قادیانی نے اس پر اعتراض نہیں کرنا، اس پر تنقید نہیں کرنی، برا نہیں منانا بلکہ اس کو علم وحکمت اور معرفت کی بات جان کر سر تسلیم خم کر لینا ہے۔ اسی میں کامیابی ہے۔

نامعقول باتیں بھی مانیں جائیں

یہاں قادیانی لاہوری جماعت کے مشہور اور اہم فرد ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی کا بیان قابل توجہ ہے۔ وہ کہتا

ہے: '' میاں محمود احمد صاحب (قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ اور مرزا قادیانی کا نام نہاد بیٹا) صاف طور پر خطبوں میں اعلان کر رہے ہیں کہ جو میں کہوں گا وہ ماننا پڑے گا۔ خواہ سمجھ میں نہ آوے اور عقل اسے قبول نہ کرے کیونکہ بیعت کا منشاء یہی ہے کہ نا معقول باتیں بھی مانیں جائیں۔ ورنہ معقول باتوں کو ماننے کے لیے بیعت کی ضرورت ہی کیا ہے۔''

(اخبار پیغام صلح، لاہور۔ جلد ۲۳، نمبر ۸، ۳ر فروری ۱۹۳۵ء)

شاید اسی کا نام ہے مجبوریٔ وفا
تم جھوٹ کہہ رہے ہو مجھے اعتبار ہے

اسی طرح کے لوگوں کے بارے میں اللہ پاک نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: **صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ.** '' بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں'' (البقرہ، ۱۸)

ہدایت کے موتی ایسے لوگوں کی جھولی میں نہیں گرا کرتے، صراط مستقیم پر ایسے لوگ گامزن نہیں ہوا کرتے، شاہراہِ جہنم پر ایسا طبقہ فراٹے بھرتا ہے اور آخر جہنم کے چیختے، چنگھاڑتے، لپکتے شعلوں کی نذر ہو جاتا ہے۔

مرزا بچاؤ

قادیانیوں کی بدترین مناظرانہ کتاب '' احمدیہ پاکٹ بک'' (از عبدالرحمٰن خادم گجراتی قادیانی) کے مطالعہ سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ان کی فطرت ان کی فطرت میں یہ غلاظت اس حد تک رچی بسی ہے کہ جب آپ ان کے گرو مرزا قادیانی کی اپنی کسی کتاب یا اس کے کردار پر کسی معتبر قادیانی کی تحریر کردہ کتاب سے کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس سے مرزا قادیانی مرتد، زندیق، کافر اعظم، مردود اور گستاخ ثابت ہوتا ہو تو یہ بدبخت فوراً انبیاء علیہم السلام اور نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہذیان بکنا شروع کر دیتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) انھوں نے بھی فلاں موقع پر ایسا ہی کہا اور کیا تھا اور اگر ہمارے مرزا قادیانی نے ایسا کر لیا تو اعتراض کیسا؟ (استغفر اللہ)

مرزا قادیانی کے دفاع اور اس کے بچانے کے لیے قرآن پاک، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت پر حملہ کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ یہ ایسا کرنے میں کسی قسم کی کوئی جھجک بھی محسوس نہیں کرتے۔ ملاحظہ ہو: عبدالکریم قادیانی جسے مرزا قادیانی نے اپنا بایاں فرشتہ قرار دیا تھا۔ حوالے کے لیے دیکھیے

(بشیر الدین محمود خلیفۂ قادیان کی ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان، مؤرخہ ۲۰ر فروری ۱۹۲۲ء۔ جلد نمبر ۶۵)

مرزے کے اس فرشتے کا ایک واقعہ بڑے فخر سے خلیفۂ قادیان مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے درس قرآن میں بیان کیا، وہ کہتا ہے: '' مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) سے بہت عشق تھا۔ اگر مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی اعتراض کرتا تو آپ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایک دفعہ ان کو ایک عیسائی کہنے لگا کہ مولوی صاحب میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کیا آپ برا تو نہیں منائیں گے۔ انہوں نے کہا کیا میں پاگل ہوں کہ تم مجھ سے اچھی بات پوچھو تو میں برا مناؤں۔ اگر بری بات کہو، تب برا مناؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مرزا صاحب دس پندرہ روپیہ کے ملازم رہ چکے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ '' مسیح'' گلیوں میں کہتا پھرتا تھا کہ کسی

نے چار پائی ٹکھوانی ہوتو ٹھکوا لے۔ یہ بات سن کر عیسائی نے کہا کہ مولوی صاحب آپ تو ناراض ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میں تو ناراض نہیں ہوا۔ تم ناراض ہو گئے۔‘‘ (اخبار الفضل قادیان، جلد۲، نمبر۳۱۔ مؤرخہ ۲۷ ؍اگست ۱۹۱۴ء)

ہوشیار ہو ختم نبوت کے محافظ
کس کام میں مصروف ہے باطل کی ہوا دیکھ

قارئین محترم یہ ہے قادیانیوں کی فطرتِ بد کا ایک ادنیٰ سے نمونہ۔ عیسائی نے جو مرزا قادیانی کی ملازمت اور تنخواہ پر اعتراض کیا، مرزا قادیانی کی اپنی اور دیگر قادیانیوں کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اس کے جواب میں قادیانی پوپ عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں کس بے باکی سے ہرزہ سرائی کی۔ لعنت ہے قادیانیوں اور ان کی گندی ذہنیت پر۔ ان کے دل و دماغ پر شیطان کا پوری طرح تسلط ہے۔

کوا سفید ہے:

مرزا قادیانی کے دائیں فرشتے اور قادیانی پوپ عبدالکریم سیالکوٹی کی ایک اور کفر پرستی، مرزا پرستی اور اندھی عقیدت کی مثال سن لیجیے۔ تھیٹر کا رسیا مفتی محمد صادق قادیانی، جسے قادیانی صحابی رسول کہتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ اس نے عبدالکریم قادیانی کے بارے میں اپنی ایک تقریر میں کہا تھا: ’’ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ جب (دوسری رکعت کے بعد) تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو حضرت (مرزا) صاحب کو پتہ نہ لگا۔ حضور التحیات میں ہی بیٹھے رہے۔ جب مولوی صاحب نے رکوع کے لیے تکبیر کہی تو حضور (مرزا قادیانی) کو پتہ لگا اور حضور اٹھ کر رکوع میں شریک ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کو بلوایا اور مسئلہ کی صورت پیش کی اور فرمایا میں بغیر فاتحہ پڑھے رکوع میں شامل ہوا ہوں۔ اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ مولوی محمد احسن صاحب نے مختلف شقیں بیان کیں کہ یوں بھی آیا ہے اور یوں بھی ہوسکتا ہے۔ کوئی فیصلہ کن بات نہ بتائی۔ مولوی عبدالکریم مرحوم کے آخری ایام بالکل عاشقانہ رنگ پکڑ گئے تھے۔ وہ فرمانے لگے، مسئلہ وغیرہ کچھ نہیں جو حضور نے کیا، بس وہی درست ہے۔ (تقریر مفتی محمد صادق قادیانی، مندرجہ اخبار الفضل قادیان۔ جلد۱۲، نمبر۷۷، مؤرخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۲۵ء)

قارئین محترم یہی وہ طبقہ ہے جو نہ قرآن عزیز سے فائدہ اُٹھا سکا اور نہ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی عقل ان کے کام آئی۔ قرآن پاک نے ایسے لوگوں کو چوپایوں (کتوں، سوروں، بھیڑیوں) سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ یہ طبقہ جہالت کی ایسی کشتی میں سوار ہے جس میں کفر، ارتداد، زندیقیت، اندھی تقلید، اندھی عقیدت اور شخصیت پرستی کے بڑے بڑے سوراخ ہیں اور اس کشتی کا سفر آگ کے سمندر پر ہے۔ ان کا ملاح وہ ہے جو جہنم کی من پسند غذا ہے اور مسافر وہ ہیں جو جہنم پسند ہیں۔ تو پھر ایسے طبقے کے انجام سے کون واقف نہیں۔ اسی لیے علماء نے مسلمانوں کو ایسے طبقے سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا ہے (یہ بائیکاٹ مجبوری اور اسلامی نظام نہ ہونے کے باعث ہے، وگرنہ اسلام میں ان کی سزا صرف قتل ہے۔

نبی کائنات جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ‘‘ آدمی جس سے محبت

کرتا ہے، اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔''

اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہر مسلمان اپنا تجزیہ خود کرے کہ کہیں کسی قادیانی سے اس کا محبت کا رشتہ تو نہیں۔ کسی قادیانی کو وہ اپنا بھائی یا دوست تو نہیں کہتا، کسی قادیانی سے اس کے معاشی یا معاشرتی قسم کے تعلقات تو نہیں۔ قادیانیوں کی مصنوعات استعمال کر کے وہ ان کی معیشت کو مضبوط تو نہیں کرتا اور جہنم کے ہولناک، خوف ناک شعلوں، شراروں کی طرف ان کا ہم سفر تو نہیں بنتا۔

خدارا! غور کیجیے، فکر کیجیے سوچیے، یہ معاملہ ہے اللہ کے حبیب ہادیٔ برحق جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔ اس معاملے میں بے حسی، سُستی، بے توجہی اور بے پرواہی ایمان کے ضیاع کا باعث بن جاتی ہے۔

جس قلب کو نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غم نصیب
میری نگاہ میں وہ یقیناً ہے کم نصیب

☆☆☆

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762